روزنامہ
الفضل
ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | اتوار ۲۱- رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ، ۷- شہادت ۱۳۷۰ہش، ۷- اپریل ۱۹۹۱ء | نمبر ۸۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی نسلوں کیلئے خصوصیت سے دعائیں کریں

"رمضان المبارک میں نئی نسلوں کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں۔ رمضان مبارک کی برکتوں سے ان کو عملاً آشنا کرنے کی کوشش کریں۔ ان کو ان نعمتوں کا کچھ نہ کچھ لقمہ کھلائیں۔ ان کو ساتھ لے کر چلیں لیکن سختی کر کے نہیں محبت اور پیار سے۔ اور اس رمضان المبارک میں ان کو دعا کی عادت ڈالیں"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشاداتِ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ خسر سے محفوظ رہتے ہیں۔ اوّل وہ تکمیلِ علمی کرتے ہیں۔ اور پھر عمل بھی گندے نہیں کرتے بلکہ علمی تکمیل کو عملی تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ اور پھر یہ کہ جب انہیں کامل بصیرت حاصل ہو جاتی ہے اور ان کے کمالِ علم کا ثبوت کمالِ عمل سے ملتا ہے، تو پھر وہ بُخل نہیں کرتے، بلکہ (آپس میں حق بات کی نصیحت کرتے ہیں) پر عمل کرتے ہیں۔ لوگوں کو بھی اس حق کی دعوت کرتے ہیں، جو انہوں نے پایا ہے۔ اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ اعمال کی روشنی بھی دکھاتے ہیں۔ واعظ اگر خود عمل نہیں کرتا، تو اسکی باتوں کا کچھ بھی اثر نہیں پڑ سکتا۔ یہ بھی قاعدہ کی بات ہے کہ اگر خود آدمی کہے اور کرے نہیں، تو اس کا بہت بُرا اثر پڑتا ہے"۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۲۳)

"دین تو چاہتا ہے کہ مصاحبت ہو۔ پھر مصاحبت سے گریز ہو تو دینداری کے حصول کی اُمّید کیوں رکھتا ہے؟ ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے اور پھر کہتے ہیں کہ وہ بار بار یہاں آ کر رہیں اور فائدہ اٹھائیں۔ مگر بہت کم توجّہ کی جاتی ہے۔ لوگ ہاتھ میں ہاتھ دے کر دین کو دنیا پر مقدّم کرلیتے ہیں، مگر اس کی پروا کچھ نہیں کرتے۔ یاد رکھو قبریں آوازیں دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے جاتے ہو"۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۲۴)

تقریبِ شادی

مکرم ڈاکٹر ضیاء اللہ صاحب باجوہ ابن مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب باجوہ ظفروال ضلع سیالکوٹ کی شادی عزیزہ ثنا خانم صاحبہ بنت مکرم فیض اسلم صاحب ریٹائرڈ سیشن جج (دارالرحمت وسطی - ربوہ) کے ہمراہ ۲۰- فروری ۱۹۹۱ء کو انجام پائی۔ تقریبِ رخصتانہ میں حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دعا کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔

رمضان المبارک کی دُعائیہ فہرست

ایسے افراد جماعت جو اپنا چندہ وقفِ جدید رمضان المبارک میں ادا کر دیں گے ان کے نام حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض دعا بھجوائے جائیں گے اور ایسی جماعتیں جو سو فیصدی چندہ وقفِ جدید ادا کر دیں گی ان کے نام بھی بھجوائے جائیں گے۔

صدر صاحبان سیکرٹریانِ وقفِ جدید سو فیصدی چندہ وقف جدید ادا کرنے والے افراد کے نام جلد از جلد ارسال فرمائیں تاکہ دعائیہ فہرست میں شامل کئے جاسکیں۔ ناظم مال وقفِ جدید

اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کرو اور اپنے نیک اعمال پر فخر نہ کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"تم یہ خیال مت کرو کہ تم نے بھی دین کی کوئی خدمت یا کام کیا ہے بلکہ تم خدا کا شکر کرو کہ اس نے تمہیں دین کی خدمت کرنے کا موقعہ دیا ہے۔ تم اپنی خدمات کا خیال بھی کبھی دل میں نہ لاؤ۔ خوب یاد رکھو کہ جنہے لوگوں نے یہ کہا کہ ہم نے خدماتِ دین کیں انہیں کو ٹھوکر لگتی ہے اور پھر ایسی ٹھوکر لگتی ہے کہ پھر ان کو اٹھنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا۔ پس تم یہ خیال نہ کرو کہ ہم نے یہ کام کیا ہے۔ تمہاری ہستی ہی کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کبھی نہیں کہا۔ کہ میری وجہ سے اس طرح ہوا ہے۔

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ حضور وفات کے بعد کہاں جائیں گے تو آپؐ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا تو جنّت میں جاؤں گا۔ انہوں نے عرض کیا۔ کیا آپؐ کو بھی جنّت میں جانے کی نسبت معلوم نہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ جنّت میں جانا اعمال پر منحصر نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل پر ہے۔ وہ جس کو چاہے گا جنّت میں داخل کرے گا۔ تو نبی کریمؐ جیسے عظیم الشان انسان نے بھی اپنا جنّت میں جانا اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر بتلایا اور آپؐ نے یہ نہیں کہا۔ کہ میں نے ایسے ایسے کام کئے ہیں اس لئے میں ضرور جنّت میں جاؤں گا بلکہ آپؐ نے اعمال کو ہیچ سمجھا تو اور کون ہے جو اپنے اعمال پر بھروسہ رکھ سکے۔ جب حضرت خاتم النّبیین جیسا انسان ایسی احتیاط کرتا ہے اور وہ بھی خدا کی قدرت اور جمال کو دیکھ کر اپنی کمزوری اور عاجزی کا اقرار کرتا ہے۔ تو تمہاری کیا ہستی ہے۔ پس تم اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کرو۔ اگر تمہارے ہاتھوں سے کوئی خدمت سرانجام ہو تو یہ نہ کہو کہ ہم نے ایسا کیا بلکہ خدا کا شکر کرو"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷- نومبر ۱۹۱۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۷ ۔ شہادت ۱۳۷۰ہش ۷ ۔ اپریل ۱۹۹۱ء

دُعا کا ہتھیار

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے ۔ نے فرمایا ہے کہ "ہمارا ہتھیار دعا ہے" اور حقیقت یہ ہے کہ احمدیہ جماعت کو جتنی بھی ترقی ہوئی ہے وہ دعا ہی سے ہوئی ہے ۔ وسائل تو بے شک ضروری ہیں لیکن وسائل تو ساری دنیا کے پاس ہیں ۔ اور احمدیہ جماعت کے پاس تو ویسے بھی کم ہیں ۔ لیکن وسائل کے باوجود ترقی صرف اس صورت میں ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ ان وسائل کو کارآمد بنا دے اور ان میں تاثیر رکھ دے ۔ گویا وسائل کے ہوتے ہوئے بھی ترقی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کے ساتھ منسلک ہے ۔ احمدیہ جماعت نے کم وسائل ۔ اتنے کم کہ نہ ہونے کے برابر۔ کے باوجود جو ترقی کی ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کی دین ہے ۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دعائیں ۔ آئمہ جماعت کی دعائیں اور مخلصینِ جماعت کی دعائیں ۔ ان سب دعاؤں نے لمحہ بہ لمحہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کیا ہے ۔

یہاں تک جو کچھ کہا گیا ہے وہ تو ہے مذہبی اور روحانی دنیا سے تعلق میں ۔ لیکن حقیقت میں دعا انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہے ۔ مذہبی پہلو ہو یا دنیاوی ۔ اب سیدّنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا ہے کہ

"بڑی بڑی قوموں کے ظلم وستم دنیاوی ہتھیاروں سے نہیں بلکہ دعا اور خدائی تعلق سے ختم ہونگے"

یہ کہ بڑی بڑی قومیں غریب اور چھوٹی قوموں پر ظلم وستم کر رہی ہیں ۔ اس کا ثبوت اگر پہلے غیر یقینی اور مبہم تھا تو عراق کے کویت پر قبضہ کرنے کے بعد جو خلیجی جنگ ہوئی ہے اس نے اسے یقینی اور غیر مبہم اور واضح بنا دیا ہے ۔ عراق سے جس طرح نہ صرف ایک سُپر پاور نے بلکہ اس کے ساتھ مل کر تقریباً تیس دیگر ممالک نے جو سلوک کیا ہے وہ ظلم وستم کی انتہا ہے ۔ جس طرح عراق کو اور عراقیوں کو تباہ کیا گیا ہے اس کی مثال نہ کسی امن کے زمانہ میں ملتی ہے نہ جنگ کے دوران۔ کہتے ہیں عراق کے پاس بھی اسلحہ تھا لیکن وہ کام نہیں آیا ۔ اس نے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا کچھ بھی نہیں بگاڑا جبکہ اس کا اپنا کچھ بھی نہیں بچا ۔ یہ ظلم وستم اور یہ بربریت ۔ اس کا علاج ہتھیاروں سے ممکن نہیں ۔ اس کے لئے اس اسلحہ کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو دیا اور جس کی طرف اب سیدنا حضرت امام جماعت نے توجہ دلائی ہے ۔ اور وہ ہے دعا ۔ "دعا ہی ہمارا ہتھیار ہے"

کرتا ہے کوئی بھرتا ہے کوئی
تم خود ہی کہو یہ بات ہے کیا
ہاتھوں پہ ہیں جس کے دستانے
اس بات میں اس کا ہات ہے کیا؟

ابوالاقبال

نعت ہے، صبح مری، نعت ہے، میری ہر شام
تیرے اذکار سے منسوب ہے میرا ہر کام

نقشِ پا دیکھ کے چلتا ہوں بیابانوں میں
اور چمن کی رَوشوں پر بھی یہی ہے اقدام

تیرے انوار نے دی خیرہ نگاہوں کو جِلا
ورنہ ہم دیکھ نہ سکتے دَر و دیوار، نہ بام

جب سے ہم جا نہیں سکتے حرمِ پاک کے پاس
ہر لباس اپنا بنا جاتا ہے از خود احرام

جن کے اظہار سے ہو جاتی ہے واجب تعزیر
وہ حقائق مرے ہونٹوں پہ رہیں گے سرِ عام

تیرے ہاتھوں میں دیا ہاتھ تو محفوظ ہوں مَیں
آندھیاں بھی مجھے لگتی ہیں ہواؤں کا خرام

مَیں کہ اظہار و بیاں سے کبھی چُوکا ہی نہیں
مصلحت کا مرے سر آئے تو کیسے ؟ الزام

سُرمۂ چشمِ بصیرت تری باتوں کا سُرور
تیری محفل میں ہر اِک فردِ بشر، عرش مقام

مجھ کو اس بات پہ ہے ناز کہ انسان ہے تُو
ایسا انسان کہ ہیں دونوں جہاں تیرے غلام

کون روکے گا مجھے اُن کے تصوّر سے نسیم
کون کھُرچے گا مرے دل سے وفا کا پیغام

نسیم سیفی

"اس رمضان کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائیں ۔ اتنا مانگیں اتنا مانگیں کہ بظاہر آپ کا پیٹ بھر جائے ۔ لیکن امرِ واقعہ یہ ہے ۔ کہ اللہ کے فضل تو اتنے زیادہ ہیں کہ آپ ان کا تصوّر بھی نہیں کر سکتے نہ سارے مانگ سکتے ہیں نہ ان سے پیٹ بھر سکتا ہے"

(ارشاد سیدّنا حضرتِ امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور نے فرمایا۔

دعا دو طرح سے کرشمے دکھایا کرتی ہے اول یہ کہ جو کام ہم وقت کے لحاظ سے نہیں کر سکتے۔ دعا کی برکت سے وہ تھوڑے وقت میں بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ دوسرے دعا کی برکت سے ہماری کوتاہیوں کی پردہ پوشی ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے پھل عطا فرما دیتا ہے جن کے لئے ہم حقدار نہیں تھے تھوڑے کو وہ قبول کرتا ہے اور بہت زیادہ کر دیتا ہے۔ یہی وہ مضمون ہے جو یہاں بیان ہوا ہے کیونکہ اس کا مالی قربانی سے تعلق ہے اس لئے وقف جدید کے سالِ نو کے آغاز کا اعلان کرنے سے پہلے میں نے مناسب سمجھا کہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے کلام سے آگاہ کر دوں اور چونکہ اس میں جو عمومی اصول ارشاد باری تعالیٰ کا اطلاق نئی صدی کے طلوع کے پہلے کے حالات پر بھی ہوتا ہے۔ اس لئے یہاں یہ ارشاد باری تعالیٰ اس تمام مضمون پر یکساں روشنی ڈالے گا۔ حضور نے فرمایا اس ارشاد الٰہی میں ایک الجھے ہوئے مضمون کو قانونِ قدرت کے حوالے سے سلجھایا گیا ہے فرمایا تمام کائنات خدا نے اس طرح پیدا کی ہے کہ وہ چیزوں کو پہلے سمیٹتا ہے پھر بڑھا کر واپس کرتا ہے۔ زمیندار سے پر غور کریں تو آپ کو یہ سارا مسئلہ سمجھ آجائے گا۔ ایک زمیندار اپنے لئے انتہائی ضروری دانوں کو اس کامل یقین کے ساتھ مٹی میں ملا دیتا ہے کہ اس کے بغیر اس کی آئندہ سال کی ضرورتیں پوری نہیں ہو سکتیں۔ وہ کامل یقین رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ جو لیتا ہے وہ وسعت بھی کرتا ہے ورنہ وہ کبھی اپنا قیمتی بیج مٹی میں نہیں ملا سکتا۔ جب سے دنیا بنی ہے اس وقت سے خدا تعالیٰ ہر سال اسی مضمون کو مختلف شکلوں میں عملی صورت میں دنیا پر ظاہر کرتا چلا آرہا ہے اور جب اسی اصول اور اسی مضمون پر کائنات نے ارتقاء اختیار کیا ہے تو کیسے ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ روحانی نظام میں اس آزمودہ نسخے کو رد فرما دے۔ پس روحانی دنیا میں بھی جو مالی قربانی کے مطالبے ہیں وہ دراصل اسی خدا کے مطالبے ہیں۔ جس نے آپ کو دنیا میں مٹی میں بیج ملاتے پھر فصلیں کاٹنے کا گر سکھایا ہے۔ اس نے یہ قانون جاری فرمایا ہوا ہے کہ جو لوگ اپنی دولت کو خدا کے سپرد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے بڑھا کر واپس کرتا ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی انسان کو یقین دلاتا ہے کہ تمہاری امانت جہاں پہنچ رہی ہے وہاں تم بھی جانے والے ہو اور جو کچھ تم بھیجو گے اس بھیجے ہوئے کی نسبت ان گنت گنا اس دنیا میں پاؤ گے جس میں آخر تم نے لوٹ کر جانا ہے۔ یہ چھوٹا سا ارشاد الٰہی صرف مالی قربانی کا ہی نہیں بلکہ دیگر قربانیوں کا فلسفہ بھی سمجھاتا ہے۔ اس پہلو سے نئی صدی کے حالات کے ساتھ بھی اس مضمون کا تعلق ہے۔ جو کچھ خدا نے ہمیں دیا، حضرت بانی سلسلہ کی بعثت کے وقت گو جماعت بہت چھوٹی کمزور اور غریب تھی لیکن کوئی ایسی چیز نہیں جو اس دور میں جماعت احمدیہ نے خدا کی راہ میں قربان نہ کر دی ہو مگر جو کچھ انہوں نے خدا کی راہ میں پیش کیا اس کو بہت بڑھا کر اللہ تعالیٰ نے انکی آئندہ نسلوں کو عطا فرمایا۔ آج دنیا کے کونے کونے میں احمدی نسلیں گواہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے کسی ایک چیز کو بھی اپنے پاس نہیں رکھا یک بدو یک شد کے مضمون کو بڑی شان کے ساتھ پورا فرمایا ہے چنانچہ اس ایک سو سال میں ہم مسلسل اللہ تعالیٰ کے بڑھتے ہوئے فضلوں کا نظارہ کرتے چلے آئے ہیں اور آج ہمیں قربانی کی جو توفیق ملی ہے یہ انہیں قربانیوں کے پھل ہیں۔ جو قربانیاں اس وقت تھوڑی نظر آتی تھیں آج زیادہ ہو کر دکھائی دے رہی ہیں اور جو کچھ آج ہم روحانی لحاظ سے مٹی میں ملانے کی سعادت پا رہے ہیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ صدی بکثرت ان قربانیوں کا فیض پائے گی۔ حضور نے فرمایا صرف قربانی کر دینا کافی نہیں ہے بلکہ قربانی کیسی ہے اور وہ کس حد تک نشوونما پانے کی توفیق رکھتی ہے۔ یہ ایک بہت ہی وسیع مضمون ہے جس کے لئے دعاؤں سے خدا تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہیئے کہ ہماری تھوڑی قربانیاں بہت زیادہ نشوونما پائیں اور ہر زمانے میں نشوونما پاتی رہیں۔ حضور نے فرمایا اس مضمون کو ایک دانے سے سات بالیاں اور ہر بالی سے سو سو دانے اگنے کی مثال کے ساتھ بیان کیا گیا ہے لیکن یہ انسانی اخلاص کے کمال اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے قبول کرنے کی حد تک ہے اور اس سے آگے پھر خدا تعالیٰ کا فضل یعنی بے حساب عطا کرنے کا مضمون چلتا ہے جو کہ اس بات سے تعلق رکھتا ہے کہ آپ اپنی اس آخری حد تک پہنچ جائیں جس سے آگے بڑھنا آپ کی استعداد کے لحاظ سے ممکن نہیں ہے تو اس سے آگے خدا کے فضلوں کی لامحدود حد شروع ہو جاتی ہے۔ معراج محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ہمیں یہی مضمون ملتا ہے کہ حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بشریت کی حدود کے آخری مقام تک کوشش کی ہے۔ جس حد تک ممکن تھا سب کچھ خدا کی راہ میں دیا ہے یہاں تک کہ پھر اس کے بعد خدا باقی رہ جاتا ہے اور بشریت کی تمام طاقتیں ختم ہو جاتی ہیں اس لئے جماعت احمدیہ کو اپنے خدا سے تعلق کو محدود نہیں رکھنا چاہیئے۔ بڑا ظلم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تو لامحدود فضل کرنے والا ہو اور ہم اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے اس کے فضلوں کے ہاتھ روک رہے ہوں۔

حضور نے فرمایا۔ اس لئے اب یہ دعا کرنی چاہیئے کہ جو کوتاہیاں ہم سے ہو گئی ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے اوپر ستاری کا پردہ ڈال دے۔ اور یہ دعا کریں کہ ان دو ماہ سترہ دنوں میں اتنی برکت ڈال دے کہ وقت کے پیمانے کے لحاظ سے نہیں بلکہ فضل کے پیمانے کے لحاظ سے ہمیں عمل کی توفیق عطا ہو۔ فرمایا اب اسی مضمون کی روشنی میں میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں۔ وقف جدید پہلے صرف پاکستان اور ہندوستان کی حد تک محدود تحریک تھی لیکن گذشتہ تقریباً تین سال سے اسے ساری دنیا میں پھیلا دیا گیا ہے۔ پاکستان کے لحاظ سے جماعت وقف جدید کی قربانی میں مسلسل آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ حضور نے وصولی کے چار سالہ گوشوارہ کا ذکر کر کے فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ جس رفتار سے اللہ تعالیٰ پاکستان کی جماعتوں کو آگے قدم بڑھانے کی توفیق عطا فرما رہا ہے اس سال بھی ویسا ہی سلوک فرمائے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے دعا کی تحریک کے طور پر مالی قربانی میں غیر معمولی طور پر حصہ لینے والی جماعتوں میں دفتر اطفال کی مناسبت سے پاکستانی اور پھر عام چندہ وقف جدید کی مناسبت سے پاکستانی اور غیر پاکستانی جماعتوں کا ذکر کر کے فرمایا کہ یہ موصولہ ترتیب درست نہیں لگتی تاہم جیسے یہ ترتیب قائم کی گئی ہے میں نے ویسے ہی پڑھ دی ہے۔ میں یہ وضاحت بھی کر رہا ہوں تاکہ جماعتیں پھر یہ احتجاج نہ شروع کر دیں کہ ہم نے زیادہ دیا تھا اور آپ نے ہمارا نام پیچھے پڑھ دیا۔ جو بھی اللہ کے نزدیک قربانی کے لحاظ سے آگے ہے اسے اللہ اپنی رضا میں بھی آگے رکھے۔ (وقف جدید کی تحریک کو بیرونی دنیا تک ممتد کرنے کا ذکر کرتے ہوئے) فرمایا۔ اس کی دو وجوہات ہیں۔ اوّل۔ یہ کہ ہر نیکی میں حصہ لینے کی انسان کے دل میں تمنا ہوتی ہے۔ دوم۔ یہ کہ یہ تحریک آغاز میں صرف پاکستان اور ہندوستان میں محدود کی گئی تھی۔ لیکن جب شدھی کے خلاف جہاد کی ضرورت پیش آئی تو چونکہ ہندوستان کی وقف جدید کی استطاعت نہیں تھی کہ وہ وہاں مسلمانوں کو مرتد بنانے کی منظم کوششوں کا مقابلہ کر سکتی اس لئے میں نے وقف جدید کو مستقلاً تمام دنیا پر جاری کرنے کا فیصلہ کیا اور مقصد یہی تھا کہ یہ سارا روپیہ جب تک ضرورت پیش آتی ہے۔ ہندوستان کے لئے وقف کیا جائے اور جب یہ ضرورت پوری ہو گئی تو اس روپے کو آپ کے بچوں کی تربیت کے لئے استعمال کیا جائے گا اور جس طرح معلمین تیار کئے جاتے ہیں جو قرآن کی ابتدائی تعلیم اور نماز روزہ کی تعلیم دے سکیں تو وہ تیار کر کے غیر ملکوں میں بھی رکھے جا سکتے ہیں۔ یہ تحریک اللہ نے چاہا تو ایک لمبی چلنے والی تحریک ہے اور بہت ہی نتیجہ خیز ثابت ہوگی لیکن سردست تو فوری ضرورت ہمیں ہندوستان کے لئے ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعتیں جو اس تحریک کے فوائد سے غافل رہنے کی وجہ سے اس میں ہلکا سا حصہ لیتی رہی ہیں اب اس تحریک میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں گی۔ اور آخر پر یہ بات یاد دہانی کے طور پر کہتا ہوں کہ اپنے بچوں کو کثرت سے اس میں شامل کریں۔ کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ کوئی بھی احمدی بچہ ایسا نہ رہے جو وقف جدید میں شامل نہ ہو۔ باہر کی دنیا میں تعداد بڑھانے کی طرف خصوصیت سے توجہ دی جائے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر تعداد بڑھائی جائے اور تھوڑا تھوڑا چندہ بھی بچے اور بعض نئے شامل ہونے والے پیش کریں تو سردست جو فوری ضروریات ہیں وہ اللہ نے چاہا تو پوری ہو جائیں گی۔

حضور نے فرمایا۔ چونکہ ہندوستان کو خدا تعالیٰ نے آئندہ (دین حق) کا قلعہ بنانے کے لئے چنا تھا اور ہندوستان میں ہی امام پیدا فرمایا تھا۔ اس لئے اس ملک کی بہت غیر معمولی اہمیت ہے۔ اگر یہ (دین حق میں داخل) ہو جائے تو دنیا کی عظیم ترین (دین حق کی) مملکت بنے گا۔ اور اگر احمدی تربیت کے تابع ایسا ہو تو ساری دنیا میں سب سے زیادہ عظیم طاقت بن سکتا ہے کیونکہ احمدیت جس طرح دینی اخلاق پر زور دیتی ہے اور انہیں انسانوں کی زندگی میں ڈھالتی ہے اس سے طاقت پیدا ہوا کرتی ہے اور اگر ہندوستان احمدی ہو جائے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی تیزی کے ساتھ ساری دنیا کے احمدی ہونے کے سامان پیدا ہونے شروع ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل ۱۱ر جنوری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقف جدید کے لئے جماعت گذشتہ سال کے مقابلے میں آگے بڑھی ہے۔ اس ضمن میں حضور نے نمایاں ترقی کرنے والی جماعتوں میں ربوہ، کراچی، کوئٹہ، مظفر گڑھ، لیہ، وہاڑی، جہلم، اٹک، خیرپور، پشاور، کوہاٹ وغیرہ کا ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ۔ خدا کی طرف سے جماعت کی ترقی کا ایک عمومی وعدہ ہے۔ اس کے علاوہ ہر مقامی جماعت اور اضلاع کی جماعتوں سے POTENTIAL کے طور پر بھی ایک وعدہ ہے۔ جتنا کوئی جماعت اس سے استفادہ کرے گی اتنا ہی وعدہ پورا ہو گا۔ اس سے وعدہ کی عمومی شکل میں فرق نہیں پڑتا۔ لیکن مقامی طور پر فرق پڑتا ہے جس میں انسانوں کا اپنا قصور ہوتا ہے اس ضمن میں حضور نے بتایا کہ سندھ کے بعض اضلاع نے سخت حالات کے باوجود وقف جدید میں نمایاں ترقی کی ہے۔ لیکن بعض دوسرے اضلاع جہاں امن کے حالات ہیں۔ ان کا قدم پیچھے چلا گیا ہے اس پر حضور نے تھرپارکر اور سندھ کے عہدہ داروں کو متنبہ فرمایا کہ وہ قدم کو آگے بڑھائیں۔ حضور نے فرمایا کہ پنجاب کے بعض بڑے بڑے اضلاع نے بہت مایوس کیا ہے۔ لیکن یہ خدا کا خاص فضل ہے کہ ان کی کمزوری کے باوجود وقف جدید کا قدم آگے ہی بڑھتا ہے۔ لیکن اگر یہ کمزوری نہ دکھاتے تو تصویر بہت بہتر شکل میں ابھرتی۔

فرمایا۔ ان جائزوں سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ بعض جگہ امرائے اضلاع ٹھوس کام کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے اور ہر جماعت کا ہر جہت سے جائزہ نہیں لیتے۔ ان کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ۔ ایک پہلو سے آگے نکل جانا اور دوسرے میں پیچھے رہ جانا اچھا نہیں۔ بلکہ ہر پہلو سے جائزہ لینا چاہیئے اور توازن سے کام کرنا چاہیئے۔ اس لئے مجلس عاملہ کے دستور مقرر کریں اور بعض جائزے وقتاً فوقتاً ہوتے رہنے چاہئیں۔ اور ایک ایسا نظام ہو جس میں خلاء کے احتمالات باقی نہ رہیں۔ فرمایا۔ انجمن کو اپنی ماتحت انجمنوں کی مدد کرنی چاہیئے۔ ان کا صرف یہ کام نہیں کہ کسی ریزولیوشن پر غور کر کے معاملہ ختم کر دیں۔ بلکہ ان کو فعال سوچ کا حامل ہونا چاہیئے۔ اطفال الاحمدیہ کے چندہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جس انجمن کے سپرد اس چندے کا کام تھا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے سستی دکھائی ہے کیونکہ گذشتہ سالوں کی نسبت اطفال کے چندے میں نمایاں کمی ہے۔ فرمایا۔ ذیلی تنظیموں کو بھی ترقی کے قدم میں انجمنوں سے قدم ملا کر چلنا چاہیئے۔

بیرونی جماعتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ۔ ابتلاء کے پھلوں میں سے ایک پھل یہ بھی ہے کہ وقف جدید پہلے پاکستان تک محدود تھی۔ اب اس کی قربانی کا دائرہ ساری دنیا تک پھیلا دیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کی خصوصیت کے ساتھ اس لئے ضرورت پیش آئی ہے کہ ہندوستان سے جتنے احمدی پاکستان بننے کے وقت نکلے تھے وہاں کی جماعتیں اس کمی کو پورا نہیں کر سکی ہیں اور عددی لحاظ سے اور مالی استعداد کے لحاظ سے اور قربانی کے لحاظ سے اپنے معیار تک نہیں پہنچ سکی ہیں۔ اس کی طرف جب انہیں توجہ دلائی گئی تو جماعت ہندوستان نے نیک کاموں پر لبیک کہا۔ میں نے محسوس کیا ان میں کام کا جذبہ تو ہے لیکن پیسے کی کمی ہے اور قربانی کے معاملے میں جو سستی تھی اس کی طرف انجمن قادیان توجہ نہیں کر سکی۔ اس لئے ان کی مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے وقف جدید کی بیرونی تحریک کی گئی۔

حضور نے فرمایا کہ۔ وقف جدید شدھی تحریک میں نمایاں حصہ لے رہی ہے۔ نیز فرمایا کہ۔ جس طرح افریقہ میں "نصرت جہاں" کام کر رہی ہے اسی طرح ہندوستان میں بھی ایک "نصرت جہاں نو" کے تحت انہی خطوط پر کام کو بڑھانا چاہیئے۔ فرمایا۔ وقفِ جدید کو معمولی عام تحریک نہ سمجھیں اس کا ہندوستان کے روحانی مستقبل کے ساتھ گہرا واسطہ ہے۔ اس لئے سب جماعتوں کو اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ بیرونی جماعتوں کے وعدوں کے ضمن میں بتایا کہ ۸۶ء کی نسبت اس سال نصف وعدے ہیں۔ فرمایا عمومی طور پر تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ اس میں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس میں جو وصولی ہوئی ہے وہ کم و بیش پہلے جتنی ہے اس کے بعد حضور نے اس کا جائزہ لینے کی طرف توجہ دلائی اور امید کا اظہار فرمایا کہ یہ چندہ ایک لاکھ تک ہونا چاہیئے۔ فرمایا۔ بچوں کو بھی اس تحریک میں زیادہ سے زیادہ شامل کریں اور خود ان کے ذریعے دلوائیں کیونکہ میرے پیش نظر صرف روپیہ نہیں بلکہ روپیہ جس مقصد کی خاطر حاصل کیا جاتا ہے وہ مقصد بہرحال اولیت رکھتا ہے یعنی تربیت اور اللہ تعالیٰ سے تعلق۔ چندہ دینے کا سب سے بڑا اجر اس دنیا میں یہ ہے کہ چندہ دینے والا خدا کے قریب ہو جاتا ہے اور جن بچوں سے چندے دلوائے جاتے ہیں ان پر اس قرب کا اثر ساری زندگی رہتا ہے۔ بچپن کی نیکی ایسی چھاپ ہے جو ان کے بڑھنے کے ساتھ خود بھی بڑھتی جاتی ہے۔ اس کا نقش مٹنے کی بجائے گہرا جمتا جاتا ہے۔ اس لئے بچوں کو باشعور طور پر اس چندے میں شامل کریں۔ ان کی تعداد میں اضافہ دوہرے اثر کا موجب ہو گا۔

غلام رسول اعوان

جذبۂ خدمتِ خلق ۔ اشد ترین ضرورت

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ دین سے مراد اللہ تعالیٰ کی محبت اور لوگوں کی خدمت یعنی اللہ تعالیٰ کو عبادت سے راضی کرو اور اسکی مخلوق کو خدمت سے۔ تب نجات ہو گی۔

دین میں حقوق اللہ اور حقوق العباد ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ انسان نے دنیا میں مل جل کر رہنا ہے۔ ایک دوسرے سے اس کے تعلقات وابستہ ہیں۔ اگر وہ دوسروں کے حقوق پوری طرح ادا نہ کرے تو معاشرہ بگڑ جائے گا اور دنیا کا امن برباد ہو گا۔ امن کی بربادی یعنی فساد اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ اور یہ سنت اللہ ہے کہ معاشرہ میں فساد پھیلانے والے اور امن کو برباد کرنیوالے کو سزا دی جاتی ہے۔

ارشاد ربانی ہے کہ "تم بھائی بھائی ہو"۔ "آدم کی اولاد ہو"۔ "مل جل کر رہو"۔ اور "فساد نہ کرو"۔ سوچنے کی بات ہے کہ آخر ایک شخص دوسرے سے کیوں بگڑتا ہے۔ اس کا کیا نقصان ہوتا ہے یا اسکی کونسی حق تلفی ہوتی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو ساری مخلوق کسی نہ کسی رنگ میں اسکی خدمت پر لگی ہوئی ہے کوئی اس کے لئے غلہ اگاتا ہے۔ کوئی کپڑے تیار کرتا ہے۔ کوئی مکان بناتا ہے۔ کوئی اس کے کھانے پینے کی چیزوں کا اہتمام کرتا ہے۔ کوئی اسکے بچوں کو پڑھاتا ہے۔ کوئی اسکے جان و مال کی حفاظت کرتا ہے۔ غرض ساری مخلوق کسی نہ کسی طور پر اسکی خدمت میں لگی ہوئی ہے اور اپنا اپنا حق ادا کر رہی ہے۔ آخر اسے ان سے بگڑنے کا کیا سبب ہے۔ اسے حق ہی نہیں پہنچتا کہ کسی سے بگڑے۔ اسے تو نافع وجود بن کر رہنا چاہیئے اور دوسروں کے حق کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اگر کسی چھوٹی سی نفسانی غرض کے لئے اسکو کسی سے کبیدگی ہے تو اسے نظر انداز کر دینا چاہیئے یا معاف کر دینا چاہیئے اور اپنی بلند حوصلگی اور وسیع القلبی کا ثبوت دینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "تم میں سے بہتر وہ ہے جو دوسروں کے قصور معاف کرتا ہے اور جو لوگ اپنے بھائیوں کی غلطیوں کو معاف کرتے ہیں انکا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے"۔ اور جس کا اجر خدا تعالیٰ دے اس کا حساب کون کر سکتا ہے۔ ذرا سوچئے یہ کتنا نفع مند سودا ہے۔ پس ایک دوسرے کی غلطیوں کو بھول جانا چاہیئے۔ اگر ہم کسی کا قصور معاف کریں گے تو دوسرے بھی ہمارا قصور معاف کریں گے کیونکہ غلطی اور لغزش تو انسانی فطرت ہے۔ یاد رکھئے کہ دوسرے آدمی کی تکریم خود اپنی تکریم ہے۔ اگر تم کسی سے احترام اور نیازمندی سے ملو گے اور اچھے نام سے بلاؤ گے تو وہ بھی تمہارا اسی طرح احترام کریگا

پس اگر انسان چاہتا ہے کہ اسکا مال، جان، عزت و آبرو محفوظ رہے اور لوگ اس کا احترام کریں تو وہ بھی دوسروں سے اسی طرح کا معاملہ کرے۔ اسی لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی کامل مومن نہیں بن سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ حقیقی مومن کی نشانی یہی ہے کہ وہ دوسروں کے مال، جان، عزت و آبرو کی ویسی نگرانی کرتا ہے جیسا کہ اپنے مال و جان و عزت و آبرو کی۔ مذہبی تعلیم کا خلاصہ یہی ہے کہ انسان نوعِ انسان کو کسی قسم کی تکلیف نہ دے نہ ہاتھ سے نہ زبان سے بلکہ اس کی خدمت میں لگا رہے اور اس کے لئے شفقت اور محبت کے جذبات رکھے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

وفا نہ ہو تو زمانے میں دلکشی کیا ہے
کسی کے کام نہ آئے وہ آدمی کیا ہے

ارشاد نبویؐ ہے کہ جو شخص کسی دوسرے شخص کے کام کیلئے چلتا ہے وہ دس سال کے اعتکاف سے زیادہ ثواب رکھتا ہے اور گھر آنے اور جانے پر ستر نیکیاں ملتی ہیں اور ستر گناہ معاف ہوتے ہیں۔ پس سوچئے کہ دوسروں کے کام آنا اور مخلوق خدا کی غمخواری اور غمگساری کتنا مقدس کام ہے۔ اور کتنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ مومن تو ایثار سے کام لیتا ہے۔ اگر اسے اپنا حق بھی چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دیتا ہے لیکن دوسروں کے حقوق اور ذمہ داریاں پوری طرح ادا کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مومن تو قیامت کے دن بھی احسان کا معاملہ کرے گا۔ فرمایا کہ ایک شخص کے برے اور اچھے اعمال کا پلڑا برابر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر ایک نیکی اور ہوتی تو تجھے جنت مل جاتی۔ وہ کہے گا حضور میں کسی سے مانگ لاتا ہوں مہلت عطا فرمائیں۔ ماں، باپ، بہن بھائی، بیٹا سب کے پاس جائیگا

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر

قائد اعظم — ایک با اصول راہنما

قائد اعظم محمد علی جناح ایک با اصول سیاستدان تھے اور آپکی اسی صفت نے آپکو سیاسیات کی دنیا میں ایک بلند مقام پر فائز کر دیا تھا۔ آپ اصول کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کے لئے تیار ہو جاتے تھے۔ آپ نے اصولوں کی خاطر ہی انگریز کی مخالفت کی اور اصول کی خاطر ہی ہندوؤں کی مخالفت مول لی۔ اسی اصول کی خاطر اپنوں نے بھی آپکی ذات پر نہایت رکیک حملے کئے اور آپ قائد اعظم کی بجائے "کافر اعظم" کے خطاب سے نوازے گئے اور کانگرس کی مخالفت کے ساتھ مسلمان علماء کی اکثریت کا بھی سامنا کرنا پڑا مگر آپ نے اصول کی خاطر سودا بازی نہیں کی آپ اصول کی خاطر کسی کے سامنے نہیں جھکے۔ مضمون ہذا میں جماعت احمدیہ کے معاملہ میں با اصول رہنے کے وصف کا تذکرہ ہے۔

قائد اعظم وسط ۱۹۴۴ء میں کشمیر تشریف لے گئے۔ آپکا قیام کوشک نشاط سرینگر میں تھا۔ اس سفر کا تاریخی واقعہ آپکا ۲۳ مئی ۱۹۴۴ء کو گیارہ بجے خطاب فرمانا تھا۔ افسوس قائد اعظم کے تمام مشہور سوانح نگار اپنی کتب میں قائد اعظم کی سرینگر کشمیر کی اس تاریخی پریس کانفرنس کو نظر انداز کر گئے ہیں۔ مگر سرینگر کے مشہور اخبار 'اصلاح' میں اس کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔

قائد اعظم نے ۲۳ مئی ۱۹۴۴ء کو کشمیر پریس کے نمائندوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مجھ سے ایک پریشان کن سوال پوچھا گیا ہے کہ مسلمانوں میں سے مسلم لیگ کا ممبر کون بن سکتا ہے۔ یہ سوال خاص طور پر قادیانیوں کے سلسلے میں پوچھا گیا۔ میرا جواب یہ ہے کہ جہاں تک آل انڈیا مسلم لیگ کے آئین کا تعلق ہے اس میں درج ہے ہر مسلمان بلا تمیز عقیدہ و فرقہ مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ مسلم لیگ کے عقیدہ، پالیسی اور پروگرام کو تسلیم کرے۔ رکنیت کے فارم پر دستخط کرے اور دو آنے چندہ ادا کرے۔ وہ فرقہ وارانہ سوالات نہ اٹھائیں بلکہ ایک ہی پلیٹ فارم پر ایک ہی جھنڈے تلے جمع ہو جائیں اس میں مسلمانوں کی بھلائی ہے"۔

(اخبار اصلاح سرینگر ۱۳ جون ۱۹۴۴ء)

کشمیر سے واپسی کے بعد لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کا ایک خصوصی اجلاس ۳۰ جولائی ۱۹۴۴ء کو قائد اعظم محمد علی جناح کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس کے ایجنڈا میں مسلم لیگ کی تنظیم نو اور کئی دیگر امور شامل تھے۔ اس اجلاس کے بارہ میں زمیندار اخبار لکھتا ہے:۔

"اس اجلاس میں مولانا عبد الحامد بدایونی نے ایک قرارداد پیش کرنا چاہی جس کا مقصد یہ تھا کہ قادیانیوں کو مسلم لیگ کی رکنیت سے خارج کر دیا جائے کیونکہ یہ لوگ باتفاق علماء دائرہ اسلام سے خارج ہیں لیکن قائد اعظم کوہ وقار بن کر اپنے اصول پر ڈٹے رہے اور یہ قرارداد پیش کرنے کی ہی اجازت نہ دی"۔

(زمیندار یکم اگست ۱۹۴۴ء بحوالہ مسلم لیگ کے شاندار کارنامے مرتبہ جمعیت علماء صوبہ دہلی)

قائد اعظم کی اس اصول پسندی اور احمدیوں کی مسلم لیگ میں شمولیت کے خلاف قرارداد کا اجلاس میں پیش نہ ہو سکنے کے خلاف خوب شور مچایا گیا۔ یہ مسلم لیگ کا سیاسی فیصلہ قرار دیا گیا۔ قائد اعظم کو انانیت پسند اور آمر ٹھہرایا گیا۔ اور سادہ دل مسلمانوں کو قائد اعظم کے خلاف ابھارنے کی کوشش کی گئی چنانچہ ایک ہندو اخبار پرتاب لکھتا ہے:۔

"گویا بطور مصلحت کم از کم کچھ عرصہ کیلئے غیر مسلم بھی مسلم لیگ میں رہ سکتے ہیں۔ اسلام کو پولیٹیکل مصلحتوں کے ماتحت کر دیا گیا ہے اور لطف یہ ہے کہ اسلام کے بڑے بڑے مولاناؤں کو بھی اس کے خلاف آواز اٹھانے کی جرأت نہیں ہوئی"۔

(اخبار پرتاب ۲ اگست ۱۹۴۴ء)

اسی طرح ایک مسلمان اخبار جس کو کانگریس اور کانگرسی علماء کی پشت پناہی حاصل تھی نے قائد اعظم کے اس فیصلے کے خلاف لکھا:۔

"مسلم لیگ سے بدظن ہو رہے ہیں

قادیانیوں کے خلاف متحدہ محاذ قائم کیا جائیگا

لاہور ۳۱ جولائی۔ لیگ ہائی کمان کے اس فیصلے کے خلاف کہ قادیانی مسلمان ہیں اور مسلم لیگ میں شامل ہو سکتے ہیں ان مسلمانوں میں بہت ہلچل ہے جو بہر حال اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی کو ہر بات پر مقدم سمجھتے ہیں یہ مسلم لیگ کے رویے سے بیزار نظر آتے ہیں اور اب اس کوشش میں ہیں کہ قادیانیوں کے خلاف ایک متحدہ محاذ قائم کریں۔ اور لیگ کے اندر بھی اور لیگ کے باہر بھی قادیانیوں کے خلاف ایسی مہم جاری کریں کہ مسلمانوں کی زندگی کا کوئی شعبہ قادیانیوں کے ہاتھ میں نہ آنے پائے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے علمائے کرام کی طرف رجوع کیا جائیگا۔ اور ان سے ہدایت لے کر آئندہ کوئی مؤثر قدم اٹھایا جائیگا۔ مذہبی غیرت رکھنے والے مسلمانوں نے لیگ سے استعفے دینے شروع کر دیئے ہیں"۔

(مدینہ بجنور ۵ اگست ۱۹۴۴ء ص۱)

قائد اعظم کے اس فیصلے کو اس حد تک تنقید کا نشانہ بنایا گیا کہ

"آج مسٹر جناح بیرسٹر کی بجائے مفتی کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں اور سر ظفر اللہ قادیانی... کو جو پاکستان کے حامی ہیں مسلمان دیانتدار قرار دیتے ہیں اور مولانا حسین احمد صاحب مفتی کفایت اللہ صاحب جیسے عمائدین کو بددیانت بے ایمان کہہ دیتے ہیں"۔

(تحریک پاکستان پر ایک نظر ص۴ از جمعیت علماء ہند)

ہندو اور کانگریسی علماء نے قائد اعظم کے اس اصولی فیصلے کے خلاف خوب ادھم مچایا اور پراپیگنڈے کا طوفان کھڑا کر دیا تا کہ مسلمانان ہند کو قائد اعظم سے بدظن کیا جا سکے تا وہ انکی حمایت حاصل نہ کر سکیں۔ نیز یہ دعویٰ نہ کر سکیں کہ مسلمانان ہند کی نمائندہ جماعت صرف اور صرف مسلم لیگ ہے کسی اور جماعت کو مسلمانوں کی نمائندگی کا حق حاصل نہیں ہے جہاں ایک طرف مخالفت کا یہ عالم تھا وہاں مسلمانان ہند کے ہمدرد بھی موجود تھے۔ انہوں نے قائد اعظم محمد علی جناح کے اس اصولی فیصلے کو دانشمندانہ فیصلہ قرار دیا چنانچہ اخبار انقلاب قائد اعظم کے اس فیصلے پر ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"مسٹر جناح نے بے حد دانش و تدبّر سے کام لیا کہ مولوی عبد الحامد بدایونی کی اس قرارداد کو پیش کرنے کی اجازت نہ دی جسکا منشاء یہ تھا کہ احمدیوں کو مسلم لیگ کا ممبر نہ بنایا جائے۔ ہمیں اس مسئلہ کے متعلق مسٹر جناح کے مسلک کی نسبت کبھی شبہ نہیں ہوا۔ انہوں نے کشمیر کی پریس کانفرنس میں صاف صاف فرمایا تھا کہ فرقوں کی بحث نہ اٹھاؤ ہر مسلمان مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے اسکے بعد جب ناظر امور عامہ قادیان نے استفسار کیا تو مسٹر جناح نے انکو بھی لکھ بھیجا کہ لیگ کے آئین کے مطابق ہر بالغ مسلمان جو دو آنے ممبری کا چندہ دے اور لیگ کے نصب العین کی تائید کرے مسلم لیگ کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص اسکے برخلاف کہتا ہے تو بالکل غلط کہتا ہے۔ اگرچہ بعض لوگوں نے اپنے اغراض کے لئے مسٹر جناح کے اس ارشاد کو غلط معنی پہنانے کی کوشش کی اور لکھا کہ قائد اعظم کے نزدیک صرف مسلمان مسلم لیگ کے ممبر بن سکتے ہیں۔ قادیانی نہیں بن سکتے کیونکہ وہ مسلمان نہیں ہیں لیکن یہ تلبیس کی ایک نہایت قابل نفرت مثال ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ مسٹر جناح ہر اس شخص کو مسلمان سمجھتے ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ اب مسٹر جناح نے مولوی عبد الحامد بدایونی کی قرارداد کو مقاصد ملت کی خاطر روک دیا تو اسکا یہ مطلب تو نہیں ہو سکتا کہ آپ مسلم لیگ میں احمدیوں کی شرکت کے مخالف ہیں اگر ایسا ہوتا تو وہ اس قرارداد کو پیش ہونے کی اجازت دے دیتے۔ قرارداد کو روکنے کا صاف مطلب یہ ہے کہ مسٹر جناح اس قسم کی تفریق آمیز تجاویز کو ملت کے مقاصد کیلئے نقصان رساں سمجھتے ہیں۔ وہ احمدیوں پر مسلم لیگ کی ممبری کے سلسلے میں کوئی پابندی عائد کرنے پر آمادہ نہیں ہیں اور ہمیں انکی دانشمندی سے یہی توقع تھی"۔

(اخبار انقلاب لاہور ۳ اگست ۱۹۴۴ء)

قائد اعظم محمد علی جناح اپنے اس فیصلے پر قائم رہے ہندو کا پراپیگنڈا اور جمعیت کی سازش قائد اعظم کا کچھ نہ بگاڑ سکیں بلکہ اس فیصلے سے قائد اعظم کی اصول پرستی کی دھاک بیٹھ گئی۔ چنانچہ کچھ عرصے بعد جو علماء مسلم لیگ کے خلاف تھے اور ان کا عوام میں بہت اثر و رسوخ تھا دیکھتے ہی دیکھتے مسلمانوں میں غیر مقبول ہو گئے۔

قائد اعظم کی اس اصول پسندی کو حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ نے اپنے خطبہ ۲۰ جنوری ۱۹۸۹ء میں ان الفاظ میں سراہا:۔

"وہ ایک ایسا بے خوف، با اصول اور بلند راہنما تھا کہ کامیابی اسکے قدم چومتی تھی اور باوجود اسکے وہ کامیابی کے حصول کے لئے اصول چھوڑ کر جھکنا نہیں جانتا تھا۔ چنانچہ اس زمانہ میں جبکہ پاکستان کا قیام اتنی اہمیت رکھتا تھا اور ساری قوم کی کامیابی و ناکامی کا سوال تھا ایسے موقع پر خدا تعالیٰ کی طرف سے قائد اعظم کی ایک بہت بڑی آزمائش ہوئی اور دراصل اس پر پورا اترنا ہی ان کی زندگی کو بامراد کرنے کا فیصلہ کر گیا۔ تمام ہندوستان میں سوائے جماعت احمدیہ کے تمام مذہبی جماعتیں قائد اعظم اور پاکستان کی مخالف تھیں۔ لیکن اس ایک بات پر وہ جماعتیں اپنا موقف بدلنے پر آمادہ تھیں کہ اگر آپ مسلمانوں میں سے احمدیوں کو نکال دیں اور انکی غیر مسلم حیثیت تسلیم کرتے ہوئے انکو مسلم لیگ سے خارج کر دیں تو ہم اپنا تمام عمر کا سیاسی موقف تبدیل کر کے آپ کے پیچھے لگنے کے لئے تیار ہیں لیکن قائد اعظم نے انتہائی دباؤ کے باوجود انکی اس بات کو قبول نہ کیا انہوں نے کہا کہ جو شخص اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کو مسلمان کہتا ہے اسکا حق ہے کہ وہ بحیثیت مسلمان مسلمانوں کی سیاست میں حصّہ لے۔ جو شخص اپنے منہ سے اسلام کا انکار کرتا ہے اسکا کوئی حق نہیں کہ وہ ہمارے ساتھ شامل ہو۔ چنانچہ انہوں نے احمدیوں کی ممبر شپ روکنے کی بجائے باقاعدہ ایک تاریخی فیصلے کے ذریعے یہ اعلان کیا کہ ہر احمدی مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے۔ اور اس کے نتیجے میں اگر دوسری تمام مذہبی جماعتیں ناراض ہوتی ہیں تو ہونے دیں۔ یہ وہ اصولی فیصلہ تھا جو خدا کو پسند آیا اور جسکے نتیجے میں دراصل قائد اعظم کامیاب ہوئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس فیصلے کی برکت تھی کہ ایک عظیم انقلاب رونما ہونا شروع ہوا جس نے حالات کی کایا پلٹ دی۔ دیکھتے دیکھتے وہ بڑے بڑے علماء جو قائد اعظم کو رَد کر چکے تھے انکے پلیٹ فارم انکے قدموں تلے سے کھسکنے شروع ہو گئے اور قائد اعظم کے قدموں کی طرف بڑھنے لگے یہاں تک کہ ایسا ریلا آیا کہ جس میں یہ علماء ہواؤں میں لٹکے ہوئے رہ گئے اور انکے نیچے کی تمام زمین نکل گئی۔"

(الفضل ۲۶ جنوری ۱۹۸۹ء)

قائد اعظم محمد علی جناح اپنے اس فیصلے پر قائم رہے اور مخالفت کی آندھیاں، کانگرسی علماء کے ترکشوں سے نکلنے والے تیر قائد اعظم کا کچھ نہ بگاڑ سکے بلکہ قائد اعظم کے اس اصولی فیصلے کو مذہبی جواز فراہم کرنے والے علماء حضرات میدان میں کود پڑے۔ جب تحریک پاکستان کی مخالف جماعتوں نے مسلم لیگ میں احمدیوں کی شمولیت پر اعتراض کیا تو مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی نے درج ذیل جواب دیا:۔

"اب الیکشن کے موقع پر اگر مرزا محمود وغیرہ نے بدوں مسلم لیگ میں شرکت کئے لیگ کی تائید کا اعلان کر دیا ہے یہ انکا فعل ہے جو ہمارے لئے مضر نہیں۔ ایک چیز اور بھی ملحوظِ خاطر رہے کہ یہ مرتدین و ملحدین اس طرح کے نہیں جو نفسِ کلمہ اسلام ہی سے اعلانیہ بیزار ہوں۔ وہ بھی بزعم خود مشرکین سے اسی نام پر لڑتے ہیں کہ مشرکین کے غلبہ و تسلّط سے مسلم قوم کو بچایا جائے اور کلمۂ اسلام کو انکے مقابلہ میں پست نہ ہونے دیا جائے اور مسلمانوں کے قومی و ملی استقلال کی حفاظت ہو۔"

(انوار عثمانی مکتوبات مرتبہ پروفیسر محمد انوار الحسن ص ۱۴۳)

ممتاز اہل حدیث عالم مولانا میر محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے احمدیوں کے مسلم لیگ میں شامل ہونے کے بارے میں لکھا:۔

"ہاں اسوقت مسلم لیگ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو خالص مسلمانوں کی ہے۔ اس میں مسلمانوں کے سب فرقے شامل ہیں۔ پس احمدی صاحبان بھی اپنے آپ کو ایک اسلامی فرقہ جانتے ہوئے اس میں شامل ہو گئے اور اس امر کا اقرار کہ احمدی لوگ اسلامی فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے مولانا ابو الکلام صاحب کو بھی ہے۔"

(پیغام ہدایت در تائید پاکستان و مسلم لیگ ص ۱۱۲)

نامور مورخ پاکستان ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی قائد اعظم کی اصول پسندی اور بڑے بڑے مولویوں کا قائد اعظم کی قیادت میں آجانے کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:۔

"اس نے مولویوں کے اکھاڑے میں اترنے سے انکار کیا اس کے برعکس مولویوں کو اپنے اکھاڑے میں اترنے پر مجبور کیا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستان کے بیشتر مولوی جن میں بڑے بڑے تھانوی بڑے بڑے بدایونی بڑے بڑے عثمانی بڑے بڑے ندوی اور بڑے بڑے مدنی شامل تھے اسکا بال بیکا نہ کر سکے کفر کا فتویٰ تو کیا انجام کار دنیا نے دیکھ لیا کہ بڑے بڑے عالمانِ شرع متین اور بڑے بڑے مدعیان زہد و ورع بڑے بڑے اہل جبّہ و عمامہ اور بڑے بڑے زبدۃ العارفین اور قدوۃ السالکین کو گردن جھکا کے جناح کے پیچھے چلنا پڑا۔" (ہماری قومی جدوجہد صفحہ ۱۷۰، ۱۷۱)

برصغیر کے نامور ادیب اور مسلم لیگ کے مستند اور شہرہ آفاق مؤرخ جناب رئیس احمد جعفری نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب "حیات محمد علی جناح" جو بعد میں "قائد اعظم اور انکا عہد" کے نام سے بھی شائع ہوئی میں "اصحاب قادیان اور پاکستان" کے زیر عنوان لکھا:۔

"اب ایک اور دوسرے بہت بڑے فرقہ اصحاب قادیان کا مسلک اور رویہ پاکستان کے بارے میں پیش کیا جاتا ہے حقائق ذیل سے اندازہ ہو جائے گا کہ اصحاب قادیان کی دونوں جماعتیں یعنی احمدیہ اور قادیانی مسلم لیگ کی مرکزیت پاکستان کی افادیت اور مسٹر جناح کی سیاسی قیادت کی معترف اور مداح ہیں۔۔۔۔ مسلم لیگ کی مرکزیت پاکستان یعنی ایک آزاد اسلامی حکومت کے قیام کی تائید مسلمانوں کے یاس انگیز مستقبل پر تشویش عامۃ المسلمین کی صلاح و فلاح نجاح و مرام کی کامیابی توفیق بین المسلمین کے خلاف برہمی اور غصہ کا اظہار کون کر رہا ہے؟ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور جماعت حزب اللہ کا داعی اور امام الہند؟ نہیں۔ پھر کیا جانشین شیخ الہند اور دیوبند کا شیخ الحدیث؟ وہ بھی نہیں۔ پھر کون؟ وہ لوگ جن کے خلاف کفر کے فتووں کا پشتارہ موجود ہے۔ جنکی نامسلمانی کا چرچا گھر گھر ہے جن کا ایمان جنکا عقیدہ مشکوک، مشتبہ اور محلِ نظر ہے۔ کیا خوب کہا ہے ایک شاعر نے

کاش اس فرقۂ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے تو یہی رندانِ قدح خوار ہوئے

(قائد اعظم اور انکا عہد صفحہ ۴۲۰ تا ۴۲۲)
از سید رئیس احمد جعفری (ندوی)

اظہر محمود ناصر

بُنیاد

انسانی جسم میں گھٹنے کی جو اہمیت ہے وہی اہمیت عمارت میں بنیاد کی ہے اسی لئے اسے عام زبان میں KNEE (گھٹنا) کہا جاتا ہے۔ گھٹنے کے نیچے والے حصہ میں کوئی کمزوری انسانی جسم کے مضبوط انداز میں کھڑا ہونے میں دقت اور مشکل کا باعث ہوتی ہے۔ ایسے ہی بنیاد کی کمزوری عمارت کو مضبوط انداز میں کھڑا نہیں ہونے دیتی۔

آپ عمارت کو سطح زمین پر بھی کھڑا کر سکتے ہیں مگر وقت کے ساتھ ساتھ زمین اور ہمارے ماحول میں آنے والی تبدیلیاں جلد ہی اس عمارت کو نیست و نابود کر دیں گی۔

ایک منزلہ یا دو منزلہ مکان کی دیوار کی بنیاد کی موٹائی اس فارمولے سے نکالی جاتی ہے۔

۲۔ (دیوار کی موٹائی) + ۱۲ انچ

یعنی ۹ انچ دیوار کی بنیاد کی موٹائی کم از کم ڈھائی فٹ ہونی چاہیئے اور زمین کے نیچے اس کی شکل درج ذیل ہوتی ہے۔

شکل نمبر ۱۔

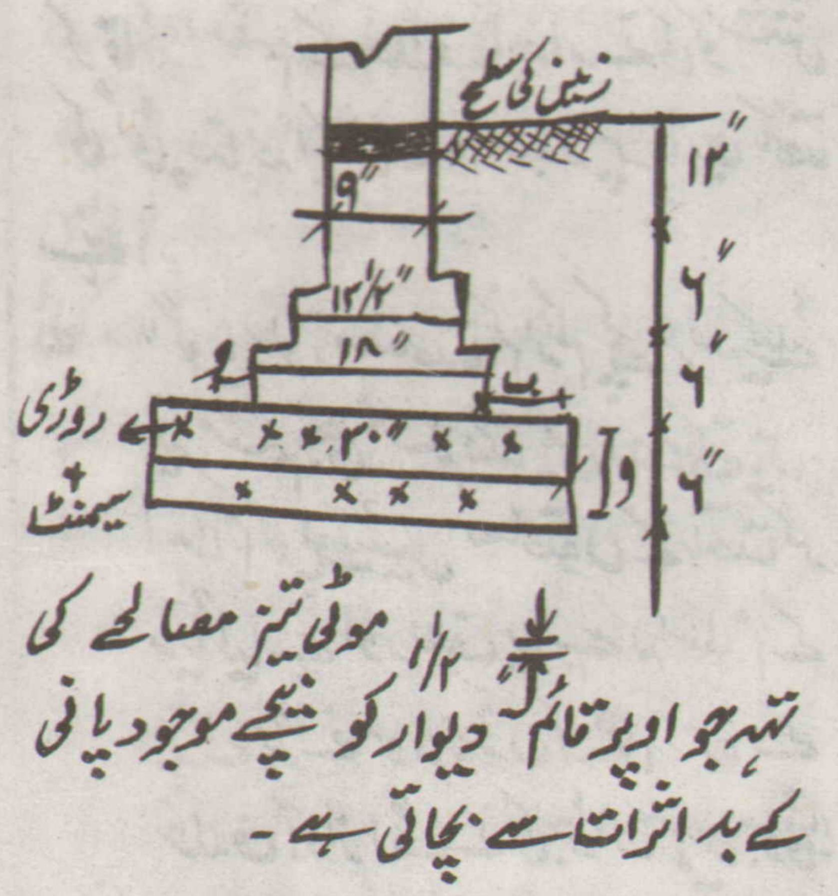

موٹی تیز مصالحے کی ۱½" تہہ جو اوپر قائم دیوار کو نیچے موجود پانی کے بد اثرات سے بچاتی ہے۔

زمین کی سطح کے ساتھ موجود ۱½" سے ۲" موٹی تیز مصالحے (۱:۲:۴) کی تہہ کو DAMP PROOF COURSE کہا جاتا ہے۔ جو کہ اوپر موجود عمارت کو زمین کی نچلی سطح میں موجود پانی کے بد اثرات سے محفوظ رکھتی ہے۔ اس مقام پر سیمنٹ کی موٹی مضبوط تہہ کے علاوہ پولیتھین شیٹ اور تارکول کی تہہ بھی ہوتی ہے۔ جس کا مقصد بھی پانی کو روکنا ہوتا ہے۔ بعض مقامات پر یہی تہہ عمودی شکل میں بھی ڈالی جاتی ہے۔ مثلاً تہہ خانے کی دیوار شکل نمبر ۲،

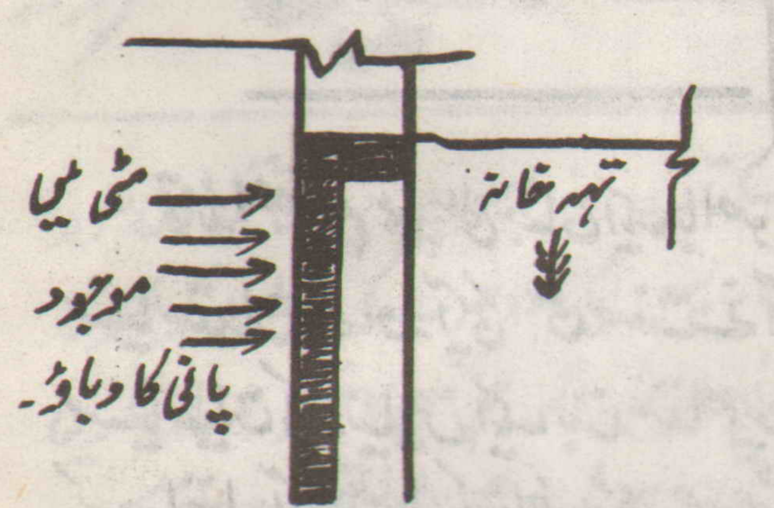

شکل نمبر (۱) میں و اور ب یا تو برابر ہوں یا ب کی لمبائی و سے چھوٹی ہو۔ اگر ب کی لمبائی و سے زیادہ ہو جائے تو بنیاد خراب ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے جیسے شکل نمبر (۳)

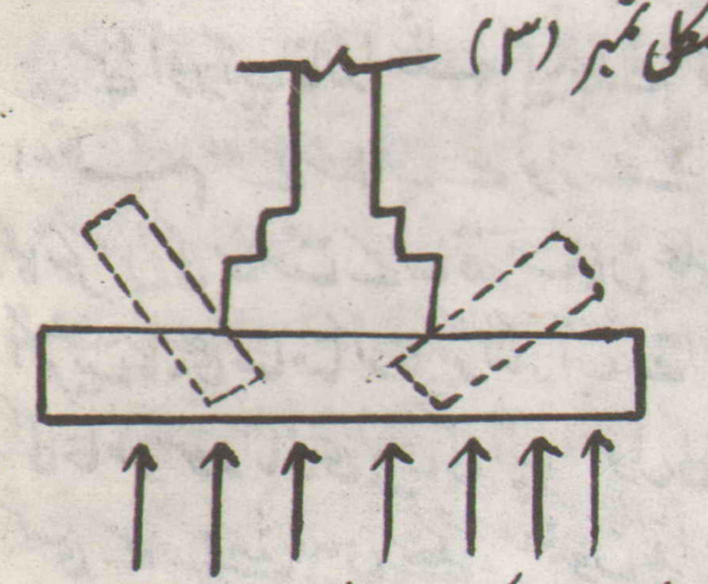

اگر عمارت کی مضبوطی کو یقینی بنانا ہو تو بنیاد کی مضبوطی لازمی ہے اور بنیاد کی مضبوطی کے لئے مندرجہ ذیل امور قابلِ توجہ ہیں۔

۱) بنیاد میں سب سے پہلے زمین کی اچھی طرح صفائی کے بعد پکی اینٹ کی روڑی کم از کم ۶" ڈالی جائے اور اس کو اچھی طرح دبایا جائے۔ ایسے موقع پر مناسب مقدار میں پانی لگانا بنیاد کی مضبوطی میں اضافہ کرتا ہے۔

۲) اس پر (۱:۶:۱۲) کے حساب سے سیمنٹ اور ریت کا مصالحہ اس انداز میں ڈالا جائے کہ وہ روڑی میں موجود درزوں کے اندر داخل ہو کر مضبوطی میں اضافہ کرے۔

۳) اس پر شکل نمبر ۱ کے مطابق اینٹوں کی تہیں قائم کی جائیں ایسے موقع پر ۱:۶ کا مصالحہ بھی خاصی مضبوطی فراہم کرتا ہے۔

۴) زمین کی سطح پر ۱½" سے ۲" موٹی تہہ ۱:۲:۴ کے مصالحے کی لازمی ڈالی جائے اور اس پر پولیتھین شیٹ اور تارکول لازماً استعمال کیا جائے اس طرح کرنے سے پانی کی معمولی مقدار بھی اوپر نہیں آئے گی۔

۵) اگر بیرونی دیوار کی بنیاد بنائی جا رہی ہو تو پولیتھین شیٹ کا استعمال نقصان دہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے یہاں صرف سیمنٹ کی تہہ ہی کافی ہے۔ چونکہ بیرونی دیوار پر چھت وغیرہ کا وزن نہیں ہوتا اس لئے تیز ہوا کے جھونکے دیوار کی مضبوطی پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ ایسے موقع پر باقی مٹ پر

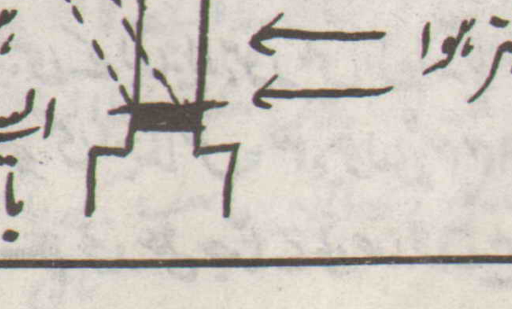

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ـــــــ عبدالرزاق خان

چوہدری عبدالحمید خان کاٹھگڑھی

میرے دادا جان جناب چوہدری عبدالحمید خاں ۱۸۹۲ء میں پیدا ہوئے۔ چونکہ آپ کے والد صاحب چوہدری غلام نبی صاحب نے ۱۹۰۱ء میں بیعت کی۔ آپ بھی ان کے ساتھ تھے۔ بعد ازاں آپ نے ۱۹۰۵ء میں قادیان جاکر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زیارت کی اور جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔

میرے دادا جان چونکہ چوہدری عبدالرحیم خاں کاٹھگڑھی رئیس کاٹھگڑھ کے چچا زاد بھائی تھے زیادہ عرصہ لاہور میں ملازمت کی۔ اور جماعت لاہور دہلی دروازہ سے بھی منسلک رہے تقسیم ہندوستان کے بعد آپ خوشاب چک ۲/T.D.A میں رہائش پذیر ہو گئے۔ اور یہاں سب بیٹوں اور رشتہ داروں کو زمین الاٹمنٹ کروادی۔ خود بھی یہاں آباد کاروں میں مصروف ہو گئے۔ الاٹمنٹ میں ان کے بڑے بھائی چوہدری عبدالرحیم خاں رئیس کاٹھگڑھ کا کارنامہ تھا۔ یہاں پر آپ نے سب احمدی رشتہ داروں سمیت مل جل کر ایک بیت کی تعمیر کے لئے کوشش کی۔ جس کی تعمیر کی جدوجہد میں حضرت محمد حسین رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا بہت دخل تھا۔ یہ بیت ۱۹۵۸ء میں تعمیر ہوئی۔ اور اب تک بڑی شان سے کھڑی ہے۔

آپ جماعت چک ۲/T.D.A کے صدر جماعت بھی رہے۔ اور جماعت کی تعمیر و ترقی میں بھی خاصا کام کیا۔ اور ہر وقت دعاؤں میں مشغول رہتے۔

آپ کی سرخ مہندی رنگی داڑھی اور لال کھونٹا ساری جماعت میں مشہور ہے آپ جب بھی سب احباب سے ہاتھ ملاتے تو ہاتھ کو خوب دباتے۔ بوڑھے تو برداشت کیا کرتے ہم جوان بھی ان کی گرفت سے بلبلا اٹھتے ہر وقت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شعر گنگناتے رہتے۔

ہر سال بیت مبارک میں اعتکاف بیٹھتے۔ سلسلہ کے سب اکابر اور بزرگان کو ملتے رہتے۔ الفضل بھی جماعت میں جاری رکھواتے۔ ہمیں بار بار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خط لکھنے کی تلقین کرتے رہتے۔

آپ نے ۱۸ اپریل ۱۹۸۵ء کو ربوہ میں وفات پائی۔ آخر عمر میں نظر کمزور ہونے کی وجہ سے چند سال احباب جماعت کو نہ مل سکتے۔ تو بڑا افسوس کرتے۔ سب احباب کا نام باری باری لیتے۔ اور ان کے اباؤ اجداد کا نام لیتے۔ اکثر لاہور کی جماعت کے بزرگوں کو جانتے تھے۔

خدا تعالیٰ نے آپ کو کثرت اولاد سے نوازا اس وقت کم و بیش آپ کے پچاس پوتے پوتیاں ہیں۔ جو سب احمدیت کے نور سے منور ہیں۔

بقیہ: صـ۴ـ سے آگے

کسی سے ایک نیکی نہ ملے گی۔ ایک مومن گنہگار اس سے دریافت کریگا کہ کیا ماجرا ہے۔ وہ بتلائے گا۔ مومن کہے گا میری ایک نیکی لے جا میں تجھے دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا کہ تو نے یہ کیا کیا؟ وہ کہے گا بارِ الٰہی میری ایک نیکی تھی وہ میرے کس کام کی تھی اور عمل تو خراب تھے۔ اس شخص کا کام بن جائے کیا برائی ہے یہ تو جنت میں چلا جائیگا میری خیر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو نے جس جذبہ اور ایثار سے کام لیا ہے وہ مجھے پسند آگیا ہے۔ تو نے میری مخلوق پر رحم کیا ہے جاؤ ہم نے تم دونوں کو بخش دیا ہے۔

پس خدا کی مخلوق سے حسنِ سلوک اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے لیکن اسکے برعکس اسکی مخلوق کو ستانا اسکی رحمت سے یکسر محروم کر دیتا ہے خواہ دوسرے عمل کتنے ہی اچھے کیوں نہ ہوں۔ یہ بات تو یوں سمجھ میں آسکتی ہے کہ آپکا کوئی ملازم پوری محنت اور دیانتداری سے کام کرتا ہو مگر وہ آپ کی اولاد سے نفرت کرے یا اسے ستائے تو آپ یا تو اسے نکال دیں گے یا وہ آپکی شفقت سے محروم ہو جائے گا۔ یہی حال اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا ہے جو اسکی عیال ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہمارے سامنے ہے۔ مخلوق خدا کی بھلائی اور بہتری کے لئے آپؐ کا ہر ہر لمحہ وقف تھا اور آپؐ کو اگر غم تھا تو یہی کہ کس طرح خدا کی مخلوق اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے جہنم سے بچ جائے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ کو کہنا پڑا کہ اے میرے محبوب مخلوق کے غم میں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈال۔ تو جو چاہے گا ہم دے دیں گے۔

اسی طرح حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں ؎

مرا مطلوب و مقصود و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم، ہمیں بارم، ہمیں رسمم، ہمیں راہم

اور اسی میں اپنی ساری عمر صرف کر دی۔

پس اے جماعتِ احمدیہ کے دامن سے وابستہ ہونیوالو اپنا مقصود زندگی بھی خدمت خلق بناؤ۔ اسی سے لوگوں کے دل جیتو اور اپنے خدا کو بھی راضی کر لو۔

بقیہ: صـ۵ـ سے آگے

پولیتھین کی غیر موجودگی سے زمینی پانی اوپر تو آتا ہے مگر چونکہ بیرونی دیوار صرف حفاظتی مقصد کے لئے ہوتی ہے اس پر چھت یا عمارت کا کوئی وزن نہیں ہوتا اس لئے عمارت کو پانی سے نقصان پہنچنے کا احتمال نہیں ہوتا

۶) کمروں کی اندرونی دیواروں پر چپس (CHIPS) کا استعمال کمرے میں نہ صرف خوبصورتی پیدا کرتا ہے بلکہ بنیاد کو مضبوطی بھی فراہم کرتا ہے۔ چنانچہ غسل خانے کی دیواریں کم از کم ۴ فٹ تک چپس ہونا لازمی ہیں ورنہ پانی کا مسلسل استعمال دیوار کے لئے نقصان دہ ہو سکتا ہے۔

۷) بنیاد خواہ کتنی ہی مضبوط کیوں نہ ہو اس کے اردگرد موجود پانی لازماً اس کی کارکردگی پر اثر انداز ہوتا ہے اس لئے گھر کے پانی کے نکاس کو لازماً مدِ نظر رکھیں کہ آیا کہیں وہ نالی کی بجائے زمین میں تو نہیں جا رہا یا دیواروں کے آس پاس کوئی جوہڑ تو نہیں ہے اگر ایسا ہے تو یہ بنیاد کو اور پھر عمارت کو لازماً کمزور کر دے گا۔

یہ سب احتیاطی تدابیر ایک منزلہ یا دو منزلہ مکان کے لئے ہیں۔ بڑی عمارتوں کے لئے ..... آئندہ مزید تفصیل کے ساتھ لکھنے کی کوشش کروں گا۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۲۷۹۵۵ میں مسعود احمد ولد محمود احمد صاحب آف سنجر چانگ ضلع حیدرآباد حال ناصر ہوسٹل ربوہ قوم اٹھوال پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۲/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مسعود احمد ناصر۔ ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر۱۔ شبیر احمد ثاقب وصیت نمبر ۲۵۷۲۹۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالسمیع خان وصیت نمبر ۲۴۳۹۴۔

مسل ۲۷۹۵۶ میں ساجد مقصود احمد حارث ولد منیر احمد اعوان قوم اعوان پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فتح والی ضلع سیالکوٹ حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۲/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ساجد مقصود احمد آف فتح والی ضلع سیالکوٹ حال ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ نصیر احمد انجم وصیت نمبر ۲۵۷۴۶۔ گواہ شد نمبر۲ شبیر احمد ثاقب وصیت نمبر ۲۵۷۲۹۔

اسیرانِ راہ مولا کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حصولِ ثواب کا زرّیں موقع

ماہِ صیام میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندے امورِ خیر میں بڑھ چڑھ کر قدم اٹھاتے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کا وارث ٹھہرتے ہیں۔

علاوہ دیگر نیکیوں کے یہ بھی ایک عظیم نیکی ہے کہ دینِ حق کی اشاعت کے پیشِ نظر تحریک جدید کے تحت جو عظیم الشان مالی قربانیاں کی جا رہی ہیں۔ احبابِ جماعت ان میں پیش قدمی دکھائیں۔ اور اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی دعاؤں سے حصّہ پانے کے لئے ۲۹ رمضان المبارک سے قبل اپنے کئے ہوئے وعدہ جات کو عملی طور پر ایفا کریں تا دفتر وکالت مال اوّل کی طرف سے جو دعائیہ فہرست حضور کی خدمت میں ارسال کی جا رہی ہے۔ اس میں ان کے اسماء گرامی بھی شامل ہو سکیں۔ سیکرٹریان تحریک جدید کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے ہاں مؤثر رنگ میں احبابِ جماعت کو تحریک فرماتے رہیں کہ وہ سو فیصدی اپنے وعدہ جات کی ادائیگی جلد تر کر دیں۔ جملہ سیکرٹریان تحریک جدید کی خدمت میں یہ بھی درخواست ہے کہ سو فیصدی ادائیگی کرنے والوں کی مکمّل فہرست دفتر ہذا کو تیار کر کے بھجوا دیں۔

وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ

کتاب برائے مطالعہ — مجلس اطفال الاحمدیہ

پاکستان کی طرف سے اپریل کیلئے کتاب "سیرت حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خان" برائے مطالعہ مقرر کی گئی ہے۔ ناظمین اطفال سے گذارش ہے کہ اگر ان کے پاس یہ کتاب موجود نہیں تو مرکز سے منگوا لیں۔ یہ کتاب حال ہی میں مکرم یوسف سہیل شوق صاحب نے تصنیف کی ہے۔ ناظمین اطفال بچوں سے اس کتاب کا مطالعہ کروائیں (سیکرٹری تعلیم)

فوری ضرورت

سوئمنگ پول میں ۲۰ اپریل تا ۱۵ اکتوبر کے لئے تیراکی میں ماہر لائف گارڈ کی ضرورت ہے۔ خواہش مند حضرات دفتر خدام الاحمدیہ مقامی میں مکرم مہتمم صاحب مقامی کو مل لیں۔

آپ کا اپنا کمپوزنگ سنٹر

سلور لنک کمپوزنگ سنٹر

رضیہ محل ۲/۷ رائل پارک۔ لاہور

فون: ــــــ ۸۶۹۸۸۷

کتب۔ رسالہ جات۔ میگزین کی اُردو۔ انگلش کمپوزنگ بذریعہ کمپیوٹر اعلیٰ کوالٹی میں کروانے کیلئے تشریف لاویں۔ ● پابندیٔ وقت ہمارا نصب العین ہے۔

سرکن دوا اپھارہ

نیز دیگر امراضِ حیوانات مثلاً منہ کھر، زہر باد، سوزش پستان، فالج، ٹک، تھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خنّاق)، کنار دواہ، چیچک وغیرہ کیلئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹ سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔

(ویٹرنری ڈاکٹرز فری لٹریچر و سمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں)

- لاہور: ــــ پاکستان میڈیکوز۔ لوئر مال
- کراچی: ــــ شہزاد میڈیکل سٹور۔ بھینس کالونی روٹ نمبر 5 لانڈھی
- فیصل آباد: ــــ میاں شادی میڈیسن۔ گول امین پور بازار
- راولپنڈی: ــــ جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار
- ملتان: ــــ زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ
- رحیم یار خان: ــــ رحمٰن میڈیکل سٹور۔ کچی منڈی لیاقت پور رحیم یار خان

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

لاہور ـــ کراچی

ہیڈ آفس ــــ ربوہ فون: ــــ ۷۷۱، ۶۰۶

خبریں

مُلکی خبریں

○ سندھ میں ڈاکوؤں نے جاپان کے تین طلباء اور ان کے ایک پاکستانی گائیڈ کو اغواء کر لیا۔ ان کی رہائی کے لئے چار کروڑ روپے کے تاوان کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس محمد منیر نے فیصلہ دیا ہے کہ تیل کے چولہے پھٹنے کے واقعات کے ذمہ دار ناقص چولہوں کے تیار کنندگان ہیں اور ایسی اموات پر ان کے خلاف قتل کے الزام میں مقدمہ چلایا جانا چاہیئے۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی نے کہا ہے کہ پانی کی تقسیم کا معاہدہ برابری کی بنیاد پر نہیں کیا گیا۔ اس کے نتیجے میں صوبوں کے درمیان تعلقات خراب ہوں گے۔

○ بنکوں سے بڑے بڑے قرضے لے کر واپس نہ کرنے والوں کی تعداد ۵۱ ہزار سے تجاوز کر گئی ہے۔ حکومت نے ہدایت کی ہے کہ قرضوں کی وصولی کے لئے کسی سیاسی دباؤ یا مصلحت کے بغیر سخت کارروائی کی جائے۔

○ فیصل آباد سے اغوا ہونے والے آٹھویں جماعت کے طالبعلم کو پولیس نے راولپنڈی کے فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال سے برآمد کر لیا۔ اور بردہ فروش پٹھان کو بھی گرفتار کر لیا۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ حکومت میرے بیانات کی اشاعت کو رُکوا کر "ہونی" کو نہیں ٹال سکتی۔ انہوں نے کہا کہ جب ہیوی ویٹ مجھے ناک آؤٹ نہیں کر سکے تو لائٹ ویٹ کیا کر سکتے ہیں۔

○ تربت میں ذکریوں کے خلاف نکالے گئے ایک جلوس پر پولیس نے آنسو گیس پھینکی اور فائرنگ بھی کی جس کے نتیجہ میں ۱۳ افراد زخمی ہو گئے۔ ۳۶ مظاہرین کو گرفتار کر لیا گیا۔

○ بشام کے قریب ایک فلائنگ کوچ تیز رفتاری کے باعث پہاڑی موڑ کاٹتے ہوئے بے قابو ہو کر کئی سو فٹ گہرے کھڈ میں جا گری جس کے نتیجہ میں ۱۰ افراد ہلاک اور ۱۲ شدید زخمی ہو گئے۔

غیر مُلکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں نے ۶۲ بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ بی بی سی کے مطابق حریت پسندوں نے سری نگر میں فوجی کیمپوں پر راکٹوں سے زبردست حملہ کیا۔ خونریز جھڑپیں ساری رات جاری رہیں۔

○ نئی دہلی میں پاکستان اور بھارت کے خارجہ سیکرٹریوں کے درمیان کشمیر اور دوسرے دوطرفہ مسائل پر مذاکرات ہو رہے ہیں۔

○ ایک امریکی اخبار کی اطلاع کے مطابق حالیہ خلیجی جنگ کے نتیجے میں سعودی عرب کو ۶۴ ارب ڈالر سے بھی زیادہ قرض کی ادائیگی کا سامنا ہے۔ امریکہ۔ مصر۔ ترکی اور شام کو جنگ میں مدد دینے پر اربوں ڈالر کے معاوضہ کی ادائیگی سعودی عرب کے ذمہ ابھی واجب ہے۔

○ عراقی حکومت نے دعویٰ کیا ہے کہ جنگ کے بعد ملک میں شروع ہونے والی بغاوت کو مکمل طور پر کچل دیا گیا ہے۔ حکومت نے کرد باغیوں کے لئے عام معافی کا اعلان بھی کیا ہے۔

○ ملائیشیا کے حکام نے سنگاپور ایئر لائنز کے طیارے کے اغواء کے الزام میں ایک اور پاکستانی کو گرفتار کر لیا ہے جس پر شبہ ہے کہ وہ "الذوالفقار" کا کمانڈر ہے جس نے ہائی جیکروں کو اسلحہ فراہم کیا تھا۔

○ خوست پر مجاہدین کے قبضہ کے تین دن بعد شہر کے خوبصورت بازار کو مکمل طور پر لوٹ لیا گیا ہے۔ کھیتوں اور باغوں میں بوڑھوں بچوں اور خواتین کی لاشیں بکھری پڑی ہیں۔

○ سری لنکا میں فضائیہ کی بمباری سے ۴۰ تامل باغی ہلاک ہو گئے۔ جافنا کے شمالی علاقہ میں ایک کارروائی کے دوران ۱۳ سرکاری فوجی ہلاک ہو گئے۔